سادھوؤں کے خلاف بہت چرچا کی گئی ہے۔ سنتھا نک واسی جین جین ہوتے ہُوئے بھی اِس بات کو محسوس نہیں کرتے۔ کہ جین دھرم کی بے عزتی کی گئی ہے۔ بلکہ وُہ بھی بہت پراپیگنڈہ کرتے ہیں۔ آپ شری جی جین ہمارے ملاح ہیں۔ اِس لئے فوراً گوجرانوالہ پہنچنے کی کرپا کریں۔ تاکہ جین دھرم اپنے مخالفین کے پراپیگنڈہ سے بچ سکے۔

اس کے بعد صبح ہی گوجرانوالہ سے دو تار بھی ملے۔ جن میں فوراً گوجرانوالہ پہنچنے کی تاکید کی گئی تھی۔

لیکن آپ اگر سواری پر آ سکتے ہوتے تو پھر تو شام تک گوجرانوالہ پہنچ جاتے۔ پیدل اور ننگے پاؤں چلنا اور بہت دُور کی مسافت۔ آپ کا دِل بے چین ہو گیا۔ فوراً ریواڑی سے روانہ ہو پڑے۔ جیٹھ کا مہینہ۔ بلا کی گرمی۔ ریواڑی کی ریتلی زمین۔ چٹیل میدان۔ نہ کہیں درخت نہ سایہ۔ اُس وقت جب کہ جانور بھی گرمی کے مارے درختوں میں چھُپ رہے تھے۔ جب کہ امیر لوگ ہر طرح کے آرام میسّر ہونے پر بھی ہلتے ہلتے

گرمی پُکار رہے تھے۔ ہمارے ہیرو برابر سفر کر رہے تھے جب آپ کو پیاس لگتی۔ اور زیادہ ستاتی تو گرمی پانی جو کہ آپ کے ہمراہ رکھا ہوا تھا۔ پی کر اپنی پیاس بجھا لیتے۔

بولو شری ولبھ وجے مہاراج کی جے۔

شری جین دَھرم کی جے۔

آپ اسی دُھن میں بیس بیس میل روزانہ چل کر راستہ کی تکالیف کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جب امرت سر پہونچے۔ تو آپ کی جسمانی حالت دیکھ کر لوگوں کی آنکھوں میں عقیدت سے آنسو بھر آئے۔

پاؤں چھلنی ہو چکے تھے۔ اور اُن سے جگہ جگہ لہو ٹپک رہا تھا۔ تھکاوٹ اتنی تھی۔ کہ آپ مشکل سے کھڑے ہو سکتے تھے۔ تمازتِ آفتاب کی وجہ سے چہرہ سانولا پڑ گیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود چہرے کا جلال پہلے سے بھی بڑھ گیا تھا۔ سب نے دست لبستہ عرض کیا۔ بھگوان! چند یوم یہاں قیام فرما کر اپنی حالت درست کر لیجیے۔ اگر دُشمنوں کو زیادہ تکلیف

ہو گئی۔ تو پھر آپ گوجرانوالہ پہنچنے کے ناقابل ہو جائیں گے۔
آپ نے ہنس کر کہا۔ یہ جسم تکالیف سہنے کے لئے ہی بنایا گیا ہے۔ اور اسے دھرم پر ہی قربان ہونا چاہیئے۔ دھرم کی رکھشا کے لئے جسم کی تکالیف کی پرواہ نہ ہونی چاہیئے۔ جو آدمی دھرم کی بے عزتی دیکھ کر اپنے جسم کی تکلیف کی پرواہ کرتا ہے۔ اُسے انسان نہیں کہا جاسکتا۔ میں ضرور جلدی سے جلدی ہی گوجرانوالہ پہونچنا چاہتا ہوں۔

لیکن!

قدرت نے اپنی طاقت دکھائی۔ آپ کی خواہش ایک ہفتہ کے لئے رُک گئی۔ کیونکہ آپ کے ہمراہی شری موہن وجے جی مہاراج آنکھوں کی تکلیف سے سفر کے ناقابل ہو گئے۔ مجبوراً آپ ایک ہفتہ وہاں رہ کر لاہور پہونچے۔ اور دریائے راوی کے کنارے ایک دھرم شالہ میں شب بسری کے لئے ٹھہر گئے۔
وہاں آپ کو یہ خوشخبری ملی۔ کہ گوجرانوالہ میں اب ہر طرح کا امن وامان ہے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا۔ اب میری سب تھکاوٹ

دُور ہو گئی۔ آپ خُوشی خُوشی ۲۷ دِن کی پَیدل سفری مُشکلات کے بعد گوجرانوالہ کی سرزمین میں وارد ہوئے۔ لوگوں نے جو بڑی بے چینی سے آپ شری جی کا انتظار کر رہے تھے۔ آپ کا دُھوم دھام سے استقبال کیا۔ اور آپ کا جلوس اس شان سے نکالا۔ کہ گوجرانوالہ نواسی اُسے یاد رکھیں گے۔

آپ نے اپنے اُپدیشوں سے لوگوں میں جین دھرم کی عظمت واضح کی۔ اور یہاں رہ کر دشیش ترینہ اور بھیم گیان ترشنکا دو گرنتھ لکھے۔

آپ نے سمت ۱۹۶۵ بکرمی کا بائیسواں چوماسہ گوجرانوالہ میں ہی کیا۔ اور واپسی پر امرتسر۔ جنڈیالہ۔ جالندھر۔ ہوشیارپور پھگواڑہ۔ انبالہ۔ دہلی ہوتے ہوئے اور لوگوں کو اُپدیش امرت پلاتے ہوئے پنجاب کے لوگوں کے دلوں میں اپنی محبت کا اور عقیدت کا بیج بو کر اُسے سرسبز کر کے ثمر آور دیکھ کر جے پور پہنچ گئے۔

نیا رنگ

جے پُور والوں کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ اُنہوں نے دُھوم دھام سے آپ کا استقبال کیا۔ اور ہر ایک زن و مرد نے اُس میں حصّہ لیا۔ آپ نے ۲ ۱/۲ ماہ وہاں رہ کر اُن کی زندگی سُدھاری۔ اور چیت بدی ۵ سمت ۱۹۶۵ بکرمی کو تین سادھوں کو دیکشا دی۔ جن کے شُبھ نام دِگھا دیے جی۔ دیپا رویے جی اور تلاک ویجے جی مہاراج رکھے گئے۔

جے پُور سے چل کر آپ اجمیر تشریف لا وے۔ اور ۱۰ دِن تک لوگوں کو آنند دینے کے بعد نیو شہر کو پوتر کیا۔ آپ کی آمد مبارک پر بہت شاندار جلسے جلوس کیے گئے۔ آپ نے وہاں ۱۰ اٹھا اُتسو منائے۔ اور پیلی گاؤں۔ منڈاوا۔ کھیڈا اول۔ موجت۔ جانڈ ہوتے ہوئے پالی کے راستہ گول واڑ جی کی پنچ تیرتھی یاترا کر کے دیہات کے لوگوں کو اُپدیش دیتے

آبو جی پہنچے - اور تیرتھ یاترا کر کے اپنا اور سب عقیدت مند ہمراہیوں کا جنم سپھل کیا - اور جیٹھ شدی ۲ سمت ۱۹۶۶ کو پالن پور پہنچے - بڑی مدت کے انتظار کے بعد دھرم اوتار کی تشریف آوری پر عوام نے عقیدت کا مکمل ثبوت دیا - اور آپ شری جی کے شایانِ شان استقبال کر کے گورو بھگتی دِکھائی - آپ نے وہاں کے عوام کی پارٹی بازی کو جو بہت دیر سے چلی آ رہی تھی - دُور کر کے اُنہیں حقیقی طور پر خوش کیا - اور اُن کی بے پناہ خواہش کے مطابق سمت ۱۹۶۶ بکرمی کا تیئسواں چوماسہ یہاں ہی کیا - اور دھرم اُپدیش دیتے ہوئے پاٹن پہونچے - اور تھوڑے دن وہاں رہ کر رادھن پور تشریف لے آئے -

رادھن پور میں آپ کی مبارک آمد پر جو خوشیاں منائی گئیں - اُنہیں دیکھ کر دیوتا رشک کرنے لگے - سارے شہر میں آنند اور خوشیاں ہی دِکھائی دے رہی تھیں - چند یوم وہاں اُپدیش دینے کے بعد مگھر شدی ۳ سمت ۱۹۶۶ بکرمی کو آپ بہت سے لوگوں کے ساتھ شری شنکھیشور پارشو ناتھ

جی کی یاترا کے لئے پہنچے۔ اور تین دن تک باہر کے آدمیوں کو پوجا
پڑھائی گئی۔ اور واپسی پر وساڑا۔ مانڈل۔ اُپریالہ تیرتھ۔ پاٹڑی
ملکتسر۔ وڈرال۔ ہوتے ہوئے چوڑاران پور کو پوتر کیا۔ جہاں
بہت سے پنجابی بھی تیرتھ یاترا کرتے ہوئے آپ کے درشنوں
کے لئے آپہونچے۔ اور آپ بیبڑی دربار کو درشن دیتے۔ اور
اُپدیش کرتے ہوئے بٹاڈ (BATAD) میں وارد ہوئے۔ بٹاڈ
میں آپ کے درّوو مسعُو کی یادگار وہاں ہمیشہ قائم رہے گی۔
کیونکہ جس دن آپ وہاں پہنچے۔ وہاں زمین کے اندر سے
جین مورتیاں برآمد ہوئیں۔ جنہیں بڑی دُھوم دھام کے ساتھ
آپ کے مُبارک ہاتھوں سے مندر میں براجمان کیا گیا۔ تاریخی
طور پر آپنی یادگار قائم کرنے کے بعد لاٹھی گھر ہوتے ہوئے
بجھیگام کے راستہ پوہ شدی ۱۰ سمت ۱۹۶۶ کو آپنے پالی تانہ
کی زمین کو پوتر کیا۔ لوگ جو کئی سالوں سے چشم براہ تھے۔ آپنی
اُمید بر آئی۔ دیکھ کر ایک جوش کے ساتھ آپ کے استقبال
کو پہنچے۔ اور شاہانہ شان و شوکت کے ساتھ آپ شری جی کو

شہر میں لے گئے۔ اور آپ نے تیرتھ یاترا کے علاوہ ایک ماہ تک لوگوں کو منوہر اُپدیشوں سے نہال کیا۔ اور وہاں سے چل کر بھاؤ نگر ہوتے ہوئے بندر کے راستہ شری لوکھنڈا پارشن ناتھ جی کی یاترا کی۔ اور سیہور ہوتے ہوئے ولا کے راستہ گھیلیرا پہنچے۔ اور چند یوم تک شانتی کا بینہ برسانے کے بعد کھمبایت تشریف لائے۔ اور ایک ہفتہ کے قیام کے بعد بیساکھ شدی ۱۰ سمت ۱۹٦۷ کو آپ جنم بھومی بڑودہ میں آ پہونچے

"نیرنگیِ زمانہ اور تیاگی کی عزت"

وُہ بڑودہ جہاں آپنے آپنی زندگی کی پندرہ بہاریں سُکھ اور شانتی سے بسر کی تھیں۔ جس کو آپ جیسی مہا آتما کی پیدائش کا فخر حاصل ہے۔ جہاں سے طلوع ہونے والا رُوحانیت کا آفتاب آج ساری دُنیا اور خاص کر ہندوستان کے بھولے اور گمراہ انسانوں کو اپنی شکتی اور اُپدیشوں سے راہ نجات

پر لا رہا ہے۔ اگر وہاں کے لوگ آپ کی تشریف پر سلسلے ہندوستان سے بڑھ کر خوش نہ ہوتے۔ تو یقیناً یہ کی حق تلفی تھی۔ وہاں جو سلوک استقبال اور جلوس کی صورت میں آپ سے ہوا۔ اُس سے اور تو اور شری کھیم چند بھائی آپ کے برادر بزرگوار اور آپ کے خاندان اور شہر کے کئی لوگ متاثر ہوئے۔

جن بزرگوں نے آپ کے مُنہ سے توتلی باتیں سُن کر آپ کے بچپن میں طفلانہ حرکتوں سے خوش ہو کر آپ سے جُدا ہوئے کے وقت دل میں کپکپی سی محسوس کی تھی۔ وُہ آج اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو مبارک سمجھتے تھے۔ اور آپ شری جی کے رُوحانیت کے خزانہ سے فیضیاب ہو رہے تھے۔ آپ نے اپنا سمت ۱۹۶۷ کا، جو بیسواں چوماسہ یہاں ہی کیا۔ جس میں پنجاب بھر کے جین شامل تھے۔ اور اُن کی سیوا کے لئے شری کھیم چند بھائی جی نے جو تکلیف کی۔ اُس کو پنجاب کے لوگ کبھی نہیں بھول سکتے۔ چوماسہ کے اختتام پر آپ نے سب کے ہمراہ کاوی (KAWI) تیرتھ کی یاترا کی۔ اور یہاں ایس قسم

کی پُوجا تیار کی ۔ اور گندھار تیرتھ کی یاترا کرتے ہُوئے سب کے ہمراہ بھڑوچ پہنچے ۔ یہاں سے باقی ہمراہی تو بڑودہ چلے گئے ۔ اور آپ یہاں پنیاس جی شری سدھی وجے جی مہاراج کی سیوا میں ٹھہر گئے ۔ چند یوم تک اُن کے پاس رہنے کے بعد آپ سُورت والوں کی عرض قبُول کرتے ہُوئے وہاں پہنچے ۔ جس کی خوشی کا ثبوت اُنہوں نے جلوس کی صُورت میں دیا ۔ جہاں ہزارہا مرد و زن موجُود تھے ۔

چونکہ اس جلوس میں آپ کے ہمراہی شری کانت وجے جی اور ہنس وجے جی مہاراج بھی تھے ۔ اور وُہ بھی بڑودہ میں پیدا ہونے کا فخر رکھتے تھے ۔ اِس لیے بھی جلوس کی شان باقی شہروں سے نرالی تھی ۔ اور لوگوں کو سہ گونہ خوشی ہو رہی تھی ۔ کہ ہندوستان کے آسمانِ شہرت و رُوحانیت کے درخشاں ستارے اُن کے صُوبہ کے دیئے ہُوئے ہیں ۔

یہاں آپ نے موہن لال جی کی نام سے مشہور ایا شرہ گوپی پورہ میں پالی کے رہنے والے شری سُکھ راج جی کو بھاگن بدی ۶

سمت ۱۹۶۷ میں دیکھشا دی۔ اور اُن کا نام شری سُمندر دیجے جی مہاراج رکھا گیا۔ اور شری موہن دیجے جی مہاراج کے شِشْیہ بنائے گئے۔

یہاں سے چل کر میتیا گاؤں میں آپ نے سمت ۱۹۶۸ بکرمی کا پچیسواں چوماسہ کیا۔ اور یہاں سے سُرواڑہ ہوتے ہوئے ونجھرہ تشریف لائے۔ اور شری دھرنیندر پارشو ناتھ جی کے درشنوں سے جنم سپھل کیا۔ اور چند ایام کی قیام پذیرائی کے لیے سنور تشریف لے آئے۔ اور جین و اجین سب کو اپنی منوہر بانی سے نہال کرتے ہوئے کیرل پہنچے۔ کیرل مغربی ہند میں ایک ایسا گاؤں تھا۔ جہاں آپ جیسی مہاآتمائیں تو ایک طرف کوئی جین سادھو بھی اُس نگر کو پوتر کرنے نہ آیا کرتا تھا۔ اِس لئے لوگوں نے بہت جوش کے ساتھ آپ کا استقبال کیا۔ اور آپ نے اُنہیں زیادہ دیر تک اُپدیش سُنانے کے لئے ۸ مہا اُتسو یہاں کئے۔ اور اس کے بعد ڈھیتئی میں ایک ماہ تک ٹھہرنے کے بعد دوبارہ بڑودہ

تشریف لائے۔

جلد ہی بڑودہ آجانے کا سب سے بڑا سبب یہ تھا۔ کہ آپ کے خیال میں بعض جین سادھوؤں میں پہلے کی نسبت معمولی سا لالچ اور دوسری خرابیاں پیدا ہو رہی تھیں۔ اور آپ یہ اچھا نہ سمجھتے تھے۔ کہ جین منڈل دُنیا کی نظروں میں اپنی تاریخی وقعت کھو بیٹھے۔ چنانچہ آپ نے پہلے اپنے منڈل کے سادھوؤں کا سُدھار کرنے کا اور نیا دلی خیالات کے لئے ایک بڑا بھاری جلسہ کرنے کا ارادہ کیا۔ اور سب سادھوؤں کو اکٹھا ہونے کے خط لکھے۔ اور آپ نے بڑودہ میں ۵، ۶، ۷ جلیٹھ شُدی کو آنے کی لکھی۔

شاہی درباروں میں امرت درشا

جین منڈل کو خطوط وغیرہ لکھنے کے بعد آپ پھر ڈبھوئی آ گئے۔ اور

آچاریہ مہاراج ۱۰۰۸ شری وجے کمل سوری جی مہاراج کے ارادہ کے مطابق سمت ۱۹۶۹ بکرمی کا چھبیسواں چوماسہ ڈھبئی میں کیا اور آس پاس کے دیہات میں لوگوں کی زندگی سُدھارنے کے لئے میّا گاؤں تشریف لائے انہی ایّام میں نانددوھ کے ایک مشہور وکیل مہاراجہ نانددوھ کی طرف سے پیام لے کر آئے۔ کہ مہاراجہ صاحب آپ کا اُپدیش سُننا چاہتے ہیں۔ چنانچہ آپ آپنی نشکام سیوا کی خاطر تیار ہو گئے۔ اور شری ہنس وجے جی مہاراج کی ہمراہی میں آپ پرتاپ نگر پہنچے۔ جہاں مہاراجہ صاحب کے دیوان صاحب پیشوائی کے لئے تیار تھے۔ آپ اُن کے ہمراہ نانددوھ پہنچے۔ شہر سے آدھ میل کے فاصلہ پر سب اہلکاران دربار و ریاست نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ اور محل کی ڈیوڑھی میں خود مہاراجہ صاحب نے آپ کے چرن چومے۔ اور اس کے بعد شاہانہ جلوس کے ساتھ آپ اُس منڈپ میں تشریف لائے۔ جو ہزارہا روپیہ کی لاگت سے مہاراجہ صاحب نے بنوایا تھا۔

جب آپ آپنی چوکی پر بیٹھ گئے۔ تو مہاراجہ صاحب نے

آپ کے پاس ادب کی وجہ سے دری پر بیٹھنا پسند کیا - بہت زور دیا گیا - لیکن آپ نے یعنی مہاراجہ صاحب نے فرمایا - مہاتماؤں کے دربار میں بادشاہ اور کنگال کی ایک ہی حیثیت ہے -

وقت مقررہ پر شری مَن وجے جی مہاراج نے تعارف کے طور پر کچھ باتیں کیں - اس کے بعد آپ نے تالیوں کی گونج کے درمیان ایک ایسا فاضلانہ لیکچر دیا - کہ خود مہاراجہ صاحب نے اقبال کیا - کہ ساری زندگی میں ایسے اُپدیش سُننے کا پہلا موقعہ ہے - اور آج ہمارا جنم سپھل ہوا -

نا ندیڑ کے لیکچروں کی وہ دُھوم مچی - کہ بمبئی اور بڑودہ کے اخباروں نے آپ کی تعریف میں کالم کے کالم لکھے - اور اس کا قدرتی اثر یہ ہُوا - کہ مہاراجہ بڑودہ کو آپ کے درشنوں کی اِتنی خواہش ہُوئی - کہ فوراً ایک وزیر کو بھیجکر بڑودہ آنے کی دعوت دی -

چنانچہ آپ نے شری مَن وجے جی مہاراج کی ہمراہی میں بڑودہ کی سرزمین کو قدوم میمنت لزوم سے مزین فرمایا -

شاہی عملہ نے شہر کے باہر اور مہاراجہ صاحب نے محل میں آپ کا استقبال کیا۔ خلقت بھی اپنے شہر کے آفتاب سے روشنی حاصل کرنے کے شوق میں اِس قدر تھی۔ کہ آسمان کے تارے بھی اُس کے سامنے تھوڑے ہیں۔

شری ہنس دیجے جی کی تھوڑے سے تیاری شبادل کے لیے آپ نے ایسا مُدلّل اور فاضلانہ لیکچر دیا۔ کہ خود مہاراجہ صاحب اور عوام کو کھانے پینے کی سُدھ نہ رہی۔

بمبئی

متواتر دو تین سال سے بمبئی والوں کی طرف سے اِصرار ہو رہا تھا۔ کہ بمبئی کی سرزمین آپ کی قدم بوسی کے لئے ترس رہی ہے۔ چنانچہ اُن کی بے پایاں محبّت دیکھ کر بڑودہ سے سُورت اور وادرہ ہوتے ہوئے جیٹھ شدی ۳ سمت ۱۹۷ کو آپ بڑے بھاری جلوس کے ساتھ بمبئی میں وارد ہوئے۔ اور کئی ماہ

تک مُردہ رُوحوں کو اُپدیش امرت سے از سرِ نو زندگی بخشی۔

سنمت ۱۹۷۰ بکرمی کا ستائیسواں چوماسہ آپ نے بمبئی میں ہی کیا۔ اور اس دَوران میں عام اُپدیشوں کے علاوہ جیٹھ شُدی ۸ کو سورگیہ آچاریہ اور اپنے گورُو دیو شری ۱۰۰۸ آتما رام جی مہاراج کی جینتی کے ایّام میں اَیسے اُپدیش دیئے۔ کہ لوگ واہ وا پُکار اُٹھے۔

چوماسہ ختم ہونے پر آپ نے چلنے کا ارادہ کیا۔ سماج میں ہلچل مچ گئی۔ لوگوں کے مُنہ سُوکھ گئے۔ آپ کے پاس کئی ڈیپوٹیشن حاضر ہُوئے۔ آخر کار معزز سیٹھ نگین بھائی چھوبھائی نے بہت دیر تک قوم کی پسماندگی کے حالات بیان کرنے کے بعد کچھ ایسے پیرایہ میں عاجزانہ درخواست کی۔ کہ آپ کو مجبُوراً رُکنا پڑا۔ اور آپ کا قیام وہاں فائدہ بخش ثابت ہُوا۔ یعنی وہاں مہاویر جین ودیالیہ کے نام کا ایک سکُول قائم کیا گیا۔

اور سمت ۱۹۷۱ بکرمی کا اٹھائیسواں چوماسہ بھی آپ نے بمبئی میں ہی کیا۔

چوماسہ ختم ہونے پر آپ بمبئی سے چلکر سُرت سے دیہات میں آہنسا کا پرچار کرتے سُورت پہنچے - اور گوپی پُورہ کی دھرمشالہ میں سمت ۱۹۷۲ بکرمی کا اُنتیسواں چوماسہ بڑے آنند سے کیا - پوہ شدی ۱۲ کو آپ کھمبائت میں تشریف لائے - اور آپ نے بھانجی چنچل بہن جی کو ماگھ بدی ۶ کے دِن دیکشا دے کر اُن کا نام چندر شری جی رکھا - اور حسب معمول چند یوم اور رہ کر گھمبیرا ہوتے پالی تانہ میں دادا جی کی تیرتھ یاترا کرتے جُونا گڑھ میں شری نیم ناتھ بھگوان کی قدم بوسی کی - اور بارہ یوم وہاں رہ کر اُپدیش کا امرت برسایا - جیٹھ شُدی ۲ سمت ۱۹۷۳ بکرمی کو شری شانتی ناتھ پربھو کی پرتشٹھا کی سالگرہ پر آپ پن تھلی پہنچے - اور وہاں جو اُپدیش آپ نے تعلیمی اداروں کے کھولنے کے لئے دیا - اُس کے اثر کے طور پر بہت سا روپیہ اکٹھا ہو گیا -

جُونا گڑھ والوں کی درخواست پر آپ واپس جُونا گڑھ پہنچے - اور سمت ۱۹۷۳ بکرمی کا تیسواں چوماسہ وہاں کیا - اور اس اثناء اپنے

اُپدیشوں سے شری آتمانند جین لائبریری اور شری آتمانند جین ٹریکٹ پاٹھ شالہ وہاں کھولے۔ پنجاب سے آپ کے تشریف لے جانے کے بعد گو بہت منی مہاراج اس دھرتی کو پوتر کر رہے تھے۔ اور اپنے لیکچروں سے عوام میں جاگرت پیدا کر رہے تھے۔ لیکن جس طرح ہوشیار جہاز رانوں کے ہوتے ہوئے بھی کپتان کی موجودگی ضروری ہے۔ اور ٹھیک اسی طرح جیسے ہزار چاند کے طلوع ہونے پر بھی آفتاب کی جگہ پوری نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح آپ کے درشنوں کے لئے پنجاب بیتاب ہو رہا تھا۔ ہر خورد و کلاں آپ کی شخصیت و علمیت پر اعتقاد رکھتا ہوا آپ سے گیان روشنی حاصل کرنے کے لئے پارہ کی طرح بسمل ہو رہا تھا۔ اسی بناء پر متعدد خطوط کے بعد ۱۰۰ معززین جین اصحاب کا ایک وفد پنجاب سے چل کر جوناگڑھ میں آپ کی قدم بوسی کے لئے پہنچا۔ اور اس عاجزی سے پنجاب چلنے کی درخواست کی۔ کہ سب حاضرین اور خود آپ شری جی پر اثر ہوا۔ چنانچہ آپ نے انہیں مہربانی سے فرمایا۔ میں جلدی

پنجاب آؤنگا۔ آپ بے فکر ہو کر جائیں۔

اِس وَعدہ کی بناء پر آپ جُوتا گڑھ سے روانہ ہو کر آپ ویراول میں پہنچے۔ جہاں آپ پر سُچّے موتی نچھاور کیئے گئے۔ آپ نے ماگھ شُدی ایکم سمت ۱۹۷۳ بکرمی کو شری آتمانند جین گرل سکُول اور شری آتمانند جین اوشدھالیہ کا اجراء کر کے ثواب حاصل کیا۔ اور اس کے بعد بندھیاچل کی یاترا کر کے پالی تانہ میں دادا کی قدمبوسی کی۔ اور چند یوم رہ کر بھاونگر چلے آئے۔ اور

”دربتان میں ہمیں کِس کی اوٹ بکتا ہے۔“

پر ایسا فاضلانہ اور مدلل لیکچر دیا۔ کہ لوگ حیران سے ہو گئے۔ آپ کا اُپدیش بھاونگر کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔

اس دَوران میں زیرہ پنجاب کے دولتمند لالہ شنکر لال اوسوال کی دَھرم پتنی شری بھاگونتی کو بھاگن بدی ۱۱ سمت ۱۹۷۳ کو دِکشا دی۔ اور چنپک شری جی نام رکھا۔ اور حسب معمول روانہ ہو گئے۔

بہت سے دیہات اور شہروں میں پرچار کر کے بمبئی

پہنچے - وہاں آپ کو اتنے شاندار جلوس کے ساتھ شہر میں لے جایا گیا - کہ قلم کو بیان کرنے کا یارا نہیں -

"شری وِلبھ وِجے مہاراج کی جے -"

"جگت جیانند سُوری کی جے -"

"جین دھرم کی جے -"

کے

نعروں سے آسمان گونج اُٹھا - بمبئی میں قیام کر کے آپ نے مہاویر جین ودیالہ کے مکان کے لئے قریباً ایک لاکھ روپیہ اکٹھا کیا - اور دیہات کے چھوٹے چھوٹے مندروں کے لئے کافی رقم جمع کرنے کے علاوہ پائن بورڈنگ ہاؤس کے لئے پائن کے لوگوں سے ایک لاکھ روپیہ اکٹھا کیا -

آپ نے یہاں پنچ تیرتھی پوجا بنائی - جس سے ۲۰۰۰ مرد و زن محفوظ ہوئے - اور سنہ ۱۹۷۴ بکرمی کا اکتیسواں چوماسہ بمبئی میں کر کے ماگھ شدی ۱۳ سمت ۱۹۷۴ بکرمی کو بہمراہی منی ہنس وجے جی مہاراج احمد آباد روانہ ہو گئے +